REGD No L 5254

278

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم یک شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۳ تبوک ۱۳۳۰ ہش ـ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۲۰

مبلغ فری ٹاؤن کی روانگی

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل بروز پیر چناب ایکسپریس سے فری ٹاؤن (سیرالیون) کے لئے روانہ ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ آپ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۵۰ء کو پانچ سال تک اٹلی اور مغربی افریقہ میں تبلیغی خدمات سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لائے تھے۔ اب کچھ عرصہ مرکز میں رہ کر دوبارہ بمعہ اہل وعیال اپنے مشن میں واپس تشریف لے جارہے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز کراچی تک سفر میں جن مقامات پر احباب ان سے ملاقات کرسکیں۔ وہ اپنی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

از عجائب ہائے عالم ہرچہ محبوب و خوش است
شانِ آں ہر چیز بینم در وجود ت آشکار
خوشتر از دورانِ عشق تو نباشد ہیچ دور
خوبتر از وصف و مدح تو نباشد ہیچ کار

دنیا کے عجائبات میں سے جو چیز بھی اچھی ہے۔ اس کی شان تیرے وجود میں کھلم کھلا پاتا ہوں۔ جو وقت تیرے عشق میں گذرے۔ اس وقت سے بہتر اور کوئی وقت نہیں۔ تیری تعریف اور ثناء سے اچھا اور کوئی کام نہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام)

جمہوریت کی تاریخ میں ایک انوکھے باب کا اضافہ۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں پولنگ کے بغیر ہی انتخابات ختم

سری نگر ۲۲ ستمبر۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبداللہ کی حکومت نے نام نہاد اسمبلی کے انتخابات کے لئے جو جمہوریت کے نام پر جعلی کھیل کھیلنا شروع کیا تھا آج پولنگ کے بغیر ہی۔ اس کے خاتمے کا اعلان ہونے پر جمہوریت کے باب میں ایک نئے باب کا اضافہ کردیا ہے۔ شیخ عبداللہ کی پارٹی کے ۷۵ ارکان جو نیشنل کانفرنس کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے۔ بلامقابلہ ہی نام نہاد اسمبلی کے لئے منتخب قرار دے دیئے گئے ہیں آج صبح وادی کشمیر کے عوام کو اچانک یہ معلوم ہوا۔ کہ انہیں انتخابات کے سلسلے میں ووٹ ڈالنے کے لئے پولنگ سنٹروں تک نہ جانا پڑیگا۔ کیونکہ عبداللہ پارٹی کے آخری حواری نے بھی اپنی بلامقابلہ کامیابی کا اعلان کردیا تھا۔ اور آخری آزاد امیدوار نے اس ڈھونگ سے برسرِپیکار ہونے سے دست کشی کا اعلان کردیا۔ ایک بیرونی خبر رسانی ایجنسی نے ان انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ان یک طرفہ انتخابات سے ہندوستان کی ہمنوا پارٹی نیشنل کانفرنس کی مخالف پارٹی کی طاقت کا اندازہ نہیں ہوسکا۔

اتحادی قوموں کے ماہر پاکستان میں شہر بنا کر دکھائیں گے

لاہور ۲۲ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے اپنے چار افسروں کو حیدرآباد بھیجا ہے۔ کہ اتحادی قوموں کے ماہرین کی اس جماعت سے تبادلہ خیالات کریں۔ جس کی رہنمائی میں حیدرآباد (سندھ) کے قریب ایک نمونے کا شہر بنا کر دکھایا جائیگا۔ اس جماعت میں ایک رکن ٹاؤن پلینر ہیں۔ ایک معاشری رفاہ عامہ کے کاموں کے ماہر ہیں۔ اور ایک ماہر اقتصادیات ہیں۔ یہ ماہرین مرکزی حکومت اور پاکستان کی صوبائی حکومتوں کو ملک میں نئے شہر آباد کرنے کے متعلق رائے دیں گے۔

برطانیہ نے نئی ایرانی تجاویز مسترد کر دیں

لندن ۲۲ ستمبر خبر آئی ہے کہ برطانیہ کی وزارت خارجہ کے ایک اعلان کے مطابق تیل کی بابت چیت کو ازسرِنو شروع کرنے کے سلسلے میں ایران کی مرسلہ تازہ ترین تجاویز برطانیہ نے نامنظور کردی ہیں۔ برطانیہ کے نزدیک ان میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جس کی بنیاد پر نئی بات چیت شروع کی جاسکے۔

مرض کی روک تھام کی مہم کامیاب ثابت ہوئی

پشاور ۲۲ ستمبر۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے جو گذشتہ دو سال سے ہر ضلع میں ہاری ہاری مویشیوں کی امراض کے انسداد کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس میں بہت زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اس مہم پر دس ہزار سالانہ کا خرچ ہو رہا ہے۔ جس میں پانچ ہزار سالانہ مرکزی حکومت دیتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے کھالوں اور چمڑے میں نقص پیدا ہو رہا تھا۔ جس سے انکی قیمت بہت کم پڑتی تھی۔ اور اس سے صوبے کی حکومت کو سالانہ کئی لاکھ کا خسارہ برداشت کرنا پڑ رہا تھا۔

مشرقی پنجاب کی غیر یقینی سیاسی حالت

جالندھر ۲۲ ستمبر مشرقی پنجاب کے صوبہ کی سیاسی حالت نہایت غیر یقینی ہوگئی ہے۔ اور صوبہ دو سابق وزرائے اعظم کے گروپوں میں بٹ کر رہ گیا ہے۔ ایک طرف گوپی چند بھارگو ہیں جن کی حکومت کو حال ہی میں صدر کے حکم سے توڑا گیا ہے۔ ان کے ساتھ معطل شدہ اسمبلی کے ۵۰ ارکان ہیں۔ دوسری طرف لالہ بھیم سین سچر ہیں۔ جن کا کانگرس کے الیکشن بورڈ پر کامل قبضہ ہے۔ بھارگو گروپ کو چونکہ ٹکٹوں کی تقسیم کے معاملے میں ناانصافی کی توقع ہے۔ لہٰذا امید ہے۔ کہ بھارگو گروپ کسی وقت بھی کانگرس سے کٹ کر علیحدہ ہو جائیگا۔ اور اس طرح صوبہ میں آئندہ ایک کانگرسی حکومت کا مستقبل خطرہ میں پڑ جائے گا۔ راشٹریہ سیوک سنگھ والوں کا ہر لحظہ زور بڑھ رہا ہے۔ اور سکھ ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح بے آسرا پھر رہے ہیں۔ اور دن بدن مختلف گروہوں میں بٹتے چلے جارہے ہیں۔ اور ان کا ایک آزاد سکھ ریاست کا خواب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناقابل تعبیر ثابت ہوتا نظر آرہا ہے۔

پاکستان کم ترقی یافتہ ملکوں کیلئے زیادہ مشینیں اور ضروری سامان بھیجنے کا مطالبہ کریگا

کراچی ۲۲ ستمبر۔ دولت مشترکہ کے ملکوں کی خام مال سے متعلقہ کانفرنس میں پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری نذیر احمد خاں نے کہا۔ پاکستان اس بات پر زور دیگا۔ کہ دولت ترقی یافتہ ملکوں کو چاہیئے۔ کہ وہ پاکستان ایسے کم ترقی یافتہ ملکوں کو مشینیں اور دیگر ضروری سامان باقاعدہ طور پر بھیجیں۔ آپ آج کراچی سے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ آپنے کہا۔ اس مسئلہ پر بحث بھی پاکستان ہی کی تجویز پر ہو رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ جب تک ایسے ملکوں کو مشینیں وغیرہ نہ بھیجی جائیں گی۔ خام مال کی پیداوار میں بھی اضافہ نہیں ہوسکتا۔ مثال کے طور پر پاکستان میں معدنی پیداوار کی ترقی کے بہت امکانات ہیں۔ لیکن ملک میں اراضیاتی سروے تو ایک طرف معدنی وسائل کی نقشہ کشی کا بھی سامان موجود نہیں۔ اسی طرح مشینوں کے نہ ہونے کے باعث لاکھوں ایکڑ زمین ناقابلِ کاشت پڑی ہے۔ اور حکومت پاکستان پن بجلی تیار کرنے کی بیشتر سکیمیں شرمندۂ تکمیل پڑی ہوئی ہیں۔

نزدیک و دور سے ـــــــ ۲۲ ستمبر

اسکندریہ۔ خبر آئی ہے کہ کل وزیراعظم نحاس پاشا اپنی کابینہ میں ردوبدل کریں گے۔ وہ پہلے اپنی پہلی وزارت کا استعفیٰ شاہ فاروق کی خدمت میں پیش کریں گے اور اس کے معاً بعد نئی وزارت کے ارکان کے نام پیش کردیں گے۔

سڈنی۔ کمیونسٹوں کو کچلنے کے لئے حکومت آسٹریلیا نے عوام سے جو اختیارات مانگے تھے۔ آج آسٹریلیا کے ۱۵ لاکھ لوگوں نے بارہ گھنٹے میں اس کے لئے ووٹ ڈالے اور ایک لاکھ ۴۲ ہزار ووٹوں کی اکثریت سے حکومت کی تجویز کو مسترد کردیا۔

کراچی۔ پاکستانی فضائیہ کا جو یک کشتی جہاز کل سے غائب ہے۔ اس کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ تلاش کی ہر کوشش تاحال ناکام ثابت ہوئی ہے۔

پشاور۔ آج گورنر سرحد مسٹر چندریگر ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔ آپ کل گورنر جنرل کے وادی کاغان کے دورہ میں شامل ہوں گے۔

لاہور۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے تحصیل سپرنٹنڈنٹوں اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹوں کی اسامیوں کے لئے پچاس فی صدی امیدوار براہِ راست باہر سے اور ۵۰٪ معمول کے مطابق محکمانہ ترقی حاصل کرنے والوں سے پُر کی جائیں گی۔

بغداد الجدید۔ حکومت بہاولپور نے ایک خاص زرعی فارم میں پان لگانے کا تجربہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس غرض کے لئے مشرقی بنگال سے پان کے پودے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں لائے جارہے ہیں۔ یہ نیا تجربہ بغداد الجدید میں کیا جائے گا۔ کہ اس سے پہلے میرپور خاص میں پان کی پیداوار کا تجربہ نہایت کامیاب رہا ہے۔

ڈھاکہ۔ مشرقی بنگال کے وزیر سول سپلائیز نے اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ صوبے میں غذائی صورتِ حال کلیتہً اطمینان بخش ہے۔ اور صوبے میں مہینوں کے لئے سٹاک موجود ہے۔ وزیر زراعت مسٹر افضل نے یہ بھی کہا کہ پٹ سن کے کاشتکار اپنی فصل کو فروخت کرنے میں

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مرکز کے ساتھ وابستگی اس بات کی مقتضی ہے کہ ہمیں جب بھی پکارا جائے ہم دیوانہ وار وہاں جا پہنچیں

"سالانہ اجتماع" میں شمولیت سے متعلق خدام لاہور سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۲۲ ستمبر: "اگر ہم تا قیامت جاری رہنے والے فیض محمدی سے حقیقی طور پر بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ابراہیمی طیور کی طرح اپنے آپ کو مرکز سے اس طرح وابستہ کرلیں۔ کہ جب بھی ہمیں پکارا جائے ہم لبیک کہتے ہوئے دیوانہ وار وہاں جا پہونچیں"۔ اس امر کی تلقین حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کل یہاں اس تقریر کے دوران میں کی۔ جو آپ نے سالانہ اجتماع میں جوق در جوق شامل ہونے کی تحریک کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ارشاد فرمائی۔ آپ نے کہا میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ اس بابرکت اجتماع کی بدولت مرکز سلسلہ میں فیض محمدی کے چشمۂ رواں سے فیض یاب ہونے کا موقعہ ملے۔ اور احمدی نوجوان طیور ابراہیم کا زندہ مثیل ہونے کے باوجود گھر میں پڑا سوتا رہے۔ یا دنیوی امور میں مشغول ہونے کے باعث اسے شامل ہونے کی فرصت ہی نہ ملے۔ مجھے یقین کامل ہے۔ کہ احمدی نوجوان جوق در جوق شامل ہو کر ثابت کر دکھائیں گے کہ اصول ابراہیمی کے مطابق مرکز کے ساتھ ان کی وابستگی ایک زندہ حقیقت ہے۔

مذہبی دنیا کے مختلف دور

تلاوت قرآن مجید کے بعد جو عبدالسلام صاحب ظافر نے کی۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اراکین مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مذہبی دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک مختلف دور آتے رہے ہیں۔ ایک دور وہ تھا کہ جب ایک ایک بستی کی طرف الگ الگ نبی مبعوث ہوتے تھے۔ ان انبیاء کا دائرہ عمل صرف اس بستی تک ہی محدود ہوتا تھا ظاہر ہے کہ تربیت کے لئے صرف ایک بستی کے لوگوں کو جمع کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ بستی بستی میں انبیاء کے ذریعہ تبلیغ و اصلاح کا کام جاری رہا حتیٰ کہ دنیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں داخل ہوئی۔ کہ جب مذہبی اعتبار سے دنیا میں وسعت پیدا ہونے لگی۔ چنانچہ وسیع پیمانہ پر تبلیغ کی بنیاد ڈالنے کے لئے ایک مرکز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور پرندوں کی مثال دے کر یہ امر ذہن نشین کرایا گیا۔ کہ مرکز کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگ یہاں رہ کر دین سیکھیں۔ اور پھر دوسروں تک اسے پہنچانے کے لئے باہر نکل جائیں۔ لیکن مرکز کے ساتھ وابستگی اور تعلق کو نہ بھولیں۔ بلکہ جب بھی انہیں پکارا جائے تو سیدھے ہمارے پرندوں کی طرح دوڑتے ہوئے واپس آجمع ہوں۔ کشادگی اور وسعت کے اس دور کی تکمیل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہوئی۔ کیونکہ آپ بیک وقت تمام دنیا کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔ اور آپ کا لایا ہوا پیغام آئندہ کے لئے بھی تمام زمانوں پر حاوی قرار دیا گیا۔ چنانچہ پرندوں کی وہ مثال جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ذہن نشین کرائی گئی تھی۔ عالمی سطح پر اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ یہ ممکن نہ تھا کہ ساری دنیا کو ایک ہی مقام پر جمع کر دیا جائے۔ اور بعثت عام کے بعد نہ یہ ممکن تھا کہ دنیا کے کسی حصہ کو چھوڑ دیا جائے۔ چھوڑنے میں بعثت عام کا مقصد فوت ہوتا تھا۔ اور ساری دنیا کو ایک ہی مقام پر جمع کر دینا ممکن نہ تھا۔ پس طیور ابراہیم کی مثال کے مطابق یہ طریق رائج کر دیا گیا۔ کہ لوگ اسلام کے مرکز میں آئیں۔ علم دین سیکھیں اور دنیا میں پھیل جائیں۔ ملکوں اور قوموں کو اس سے بہرہ اندوز کریں لیکن مرکز سے اپنا تعلق قائم رکھیں۔

ہمارا فرض

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض کا چشمہ تا قیامت جاری رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ نے اس چشمہ سے سیراب ہونے والوں کو مدارج عالیہ سے نوازا اور انہیں اصلاح خلق کے لئے مقرر فرما کر ان کے ذریعہ طیور ابراہیم کی مثال کو بار بار زندہ کر کے دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں۔ اور آپ کی نبوت کا فیض قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبعوث ہونا بھی اس بات کا ایک اور واضح اور روشن ثبوت ہے۔ پس ہمیں خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں طیور ابراہیم کا مثیل قرار دیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم جہاں بھی رہیں مرکز کے ساتھ وابستگی کو کسی حالت میں فراموش نہ کریں۔ دنیا کے کونے کونے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے پیغام کو لے کر پہونچ جائیں۔ لیکن جب مرکز سے آواز آئے تو لبیک کہتے ہوئے وہاں جا پہنچیں۔ جب تک ہم اس اصول پر کاربند رہیں گے ہم دنیا میں پھیل جانے کے باوجود منتشر نہ ہو سکیں گے اجتماعیت اور اکٹھے رہنے کا احساس ہمارے اندر ہر آن زندہ رہے گا۔ اور ہمارے روحانی اتحاد پر کوئی آنچ نہ آنے دے گا۔

سالانہ اجتماع

اسی ضمن میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا ذکر کرتے ہوئے جو آئندہ ماہ کے وسط میں منعقد ہونے والا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا اعلان بھی مرکز سے آتی ہوئی ایک آواز ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس بابرکت اجتماع کی بدولت مرکز سلسلہ میں فیض محمدی کے چشمۂ رواں سے فیض یاب ہونے کا موقعہ ملے اور احمدی نوجوان طیور ابراہیم کا زندہ مثیل ہونے کے باوجود گھر میں پڑے سوتے رہیں یا دنیوی کاموں میں مشغول ہونے کے باعث انہیں شامل ہونے کی فرصت نہ ملے۔ مجھے یقین کامل ہے۔ کہ احمدی نوجوان جوق در جوق شامل ہو کر ثابت کر دکھائیں گے کہ اصول ابراہیمی کے مطابق مرکز کے ساتھ ان کی وابستگی ایک زندہ حقیقت ہے۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ مجلس مشاورت کے لئے مقامی مجلس کیطرف سے بیس نمائندگان کا انتخاب عمل میں آیا۔

جماعت احمدیہ سبی (بلوچستان) کو اطلاع

جماعت احمدیہ سبی کے پریذیڈنٹ ... صاحب ہیڈ ٹکٹ کلکٹر اور سکرٹری مال آر۔ بی۔ شیخ صاحب کو مقرر کیا گیا تھا۔ اور یہ تقرر مقامی جماعت کے انتخاب کی بناء پر منظور کیا گیا تھا۔ مگر بعد میں اس بات کا انکشاف ہو گیا ہے۔ کہ یہ دونوں صاحب غیر مبائع ہیں۔ اور غیر مبائعین کے ساتھ ان کے تعلقات ہیں۔ لہذا ان دونوں صاحبوں کو ان کے عہدوں سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک جماعت نیا انتخاب کر کے نظارت علیا سے منظوری نہ لے۔ ان دونوں عہدوں کا کام شیخ مفضل حق صاحب سر انجام دیں نیز مقامی جماعت کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد تر پریذیڈنٹ اور سکرٹری مال کا باقاعدہ انتخاب کر کے امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ کی معرفت ارسال کرے

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

وہ تو یہ اسی لئے کرتے ہیں۔ تاکہ وہ دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کی طرف جھک جائیں۔ اور اس کو خوش کریں۔ اور تاکہ وہ جو چاہے کرتے پھریں۔

دیکھیے! ان عظیم الشان الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے کتنا صاف صاف نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اس آئینہ میں آپ ملتے جلتے چہرے اچھی طرح پہچان سکتے ہیں۔ کون آخرت کے منکرین کو اپنی طرف جھکانے کی لگاتار کوشش کر رہا ہے۔ کون ان کی رضامندیوں کی بھیک مانگتا رہا ہے۔ کون ان کی آواز میں آواز ملانے اور ان کے ساتھ مل کر بیٹھنے کی کوشش کرتا چلا آیا ہے۔ کون ہے جس نے ان ہی مسائل کو مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ متنازعہ فیہ بنایا۔ جو غیروں کے لئے وجہ اعتراض تھے۔ نبوت۔ جنازہ۔ کفر وغیرہ مسائل محض غیروں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔ پھر دھوکا دینے کے لئے جھوٹی باتیں بنانے والوں کو کس نے ہاتھوں ہاتھ لیا؟ دیکھیے! دیکھیے! یہ آئینۂ حق منہ پر صاف صاف باتیں کس صفائی سے کہہ رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آگے کیا خوب فرمایا ہے۔

افغیر اللّٰہ ابتغی حکماً

یعنی کیا میں چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یعنی یہ احراری حکم بن جائیں۔ ع۔

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف

ہمیں اس کی فکر نہیں ہے۔ کہ لوگوں کے چندوں سے بنی ہوئی جائیدادیں مولوی محمد علی صاحب اپنے خاندان کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ جائیدادیں تو آنی جانی ہوتی ہیں۔ ہوں یا نہ ہوں۔ بندگان خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی۔ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ روپیہ کی تو اتنی بہتات انشاء اللہ ہو گی۔ کہ سنبھالا نہ جا سکیگا ہاں ایماندار کارکنوں کی فکر ہے۔ اصل چیز تو ایمان ہے۔ وہ اگر سلامت رہے تو سمجھیے۔ آپ نے سب کچھ پا لیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے جو کیا سو کیا۔ انجمن جو کریگی سو کرے گی۔ معتقد اور ذمہ دار احباب جزبز ہیں تو ہیں۔ ہمیں اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہمیں تو صرف ایمان کی فکر ہے۔ اگر آپ اس بات کو برا مانتے ہیں۔ تو مانیں۔ وما علینا الا البلاغ

درخواست دعا:-

میری بچی زکیہ بیگم لیفٹیننٹ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب) جو آجکل کوہاٹ میں ہے۔ بچے کی پیدائش میں دقت کے باعث سخت اذیت میں ہے۔ بچی کی والدہ یہاں میری خبرگیری کر رہی ہیں۔ اور مرزا داؤد احمد صاحب بھی وہاں موجود نہیں ہیں۔ لہذا خاندان مسیح موعودؑ و صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب سے ملتمس ہوں کہ بچی کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ (نواب محمد عبداللہ خاں رتن باغ لاہور)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۳ ستمبر ۱۹۵۱ء

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف

ہفت روزہ "پیغام صلح" کی حالیہ اشاعت میں جناب شیخ محمد آصف افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جو احراری آرگن سہ روزہ "آزاد" میں بھی بڑے طمطراق سے نقل فرمایا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد آصف صاحب افسر اخبارات جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ آخرکار احراریوں میں شرف قبولیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔

اس مضمون میں کیا ہے؟ جب سے جناب شیخ محمد آصف صاحب کا جماعت احمدیہ سے بعض بدعنوانیوں کی وجہ سے اخراج ہوا ہے۔ اس وقت سے جو دل میں عناد و دشمنی کا مواد پک رہا تھا۔ وہ اب بے اختیار بہ نکلا ہے۔ خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کا مضمون تو صرف اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ ہوا ہے۔

ہم نے بے شک کچھ عرصہ ہوا جناب شیخ محمد آصف صاحب افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور سے سرراہے عرض کیا تھا کہ اختلافی مسائل پر خامہ فرسائیاں جو "پیغام صلح" کی ہر اشاعت کی زیب و زینت بنی رہتی ہیں ان کو بند کر دینا چاہیئے اور اگر پیغامیوں کے دل میں ذرا بھی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا اثر باقی ہے۔ تو انہیں تخریبی باتوں سے گریز کرکے تعمیری کاموں کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ جناب شیخ محمد آصف افسر اخبارات نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ جس طرح جماعت احمدیہ قادیان سے اکھڑ کر لاہور وغیرہ آئی ہے۔ اگر ہم یعنی پیغامی چاہتے تو اس کو پیس کر رکھ دیتے۔ ہم نے اس پر عرض کیا کہ آپ تو چکی ہمیشہ چلاتے ہی رہتے ہیں۔ کمی تو کبھی نہیں ہوئی البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہی کچھ ایسے لوہے کے دانے ہیں کہ چکی کے دونوں پاٹ خود الٹے زخمی ہوئے جاتے ہیں۔ اور یہ چکی جتنی تیز چلے گی۔ اتنا ہی زیادہ دونو پاٹ انشاء اللہ اپنا ہی نقصان کریں گے۔

ہم نے تو یونہی باتوں باتوں میں یہ کہہ دیا تھا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقیقت تھی۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ دونوں پاٹوں کے پرخچے اڑ اڑ کر پیسنے والوں کو بھی زخمی کر رہے ہیں۔ اور حسرت موہانی کا شعر ؎

ہے مشق سخن جاری چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشہ ہے حسرت کی طبیعت بھی

اپنی پوری شعریت کے ساتھ جناب شیخ محمد آصف افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور پر چسپاں ہوتا چلا جا رہا ہے۔

ہمیں اسی وقت خیال ہوا تھا کہ جناب شیخ محمد آصف افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور ہمیں جو دھمکی دے رہے ہیں۔ اس کا پس منظر وہی ہے جس کے لئے مولوی محمد علی صاحب شروع سے لے کر آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے فرار کرتے چلے آئے ہیں۔ یعنی کسی طرح انہیں غیر از جماعت مسلمانوں میں رسوخ حاصل ہو جائے۔ لیکن ؎

ممکن نہیں بتوں میں بھی قائم رہے رسوخ
گر شیخ کو حرم کا بھی شوق طواف ہو

احراری اخبار کا آپ کے رشحات قلم کو فوراً اپنے کالموں میں جگہ دینا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ

"ولی را ولی مے شناسد"

چونکہ جس ماحول اور فضا میں جناب شیخ محمد آصف افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور آج کل آسانی کے ساتھ سانس لے رہے ہیں۔ وہ ان گندگیوں اور آلودگیوں سے بھری ہوئی ہے۔ جن کو چن چن کر بڑی مشکل سے جماعت احمدیہ سے خارج کیا گیا ہے۔ اس لئے اگر جناب شیخ صاحب ہمیں دھمکیاں دیں کہ وہ سورج پر خاک اڑانے کی کوشش فرمائیں گے۔ تو ہمیں دل میلا نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب شیخ محمد آصف صاحب افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس کو اس بات کا بڑا غصہ ہے کہ جناب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے وقف نامہ کے متعلق بحث کرکے پیغامیوں کے داخلی اور دستوری مسئلہ میں دخل اندازی کیوں کی ہے؟ ہمیں یہ آج معلوم ہوا ہے کہ ایک مذہبی جماعت کے داخلی اور دستوری مسائل اس کے خارجی اور غیر دستوری مسائل سے الگ ہوتے ہیں۔ خیر اگر اس طرح خان بہادر میاں محمد صادق صاحب نے آپ کی دکھتی ہوئی رگ کو چھیڑا ہے تو ہم مان لیتے ہیں مگر یہ تو صرف ایک دفعہ کا معاملہ ہے۔ جس پر آپ اس طرح جز بز ہو اٹھے ہیں۔ ہم جناب شیخ محمد آصف صاحب افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ذرا تقسیم کے بعد ہی کی "پیغام صلح" کی فائل اٹھا کر مطالعہ فرمائیں تو ان پر واضح ہو جائے گا کہ اور تو اور خود جناب کے ممدوح و ممسوح جناب مولوی محمد علی صاحب امیر ایدہ کتنی بار اپنے خطبات عالیہ میں سورج پر خاک اڑانے کی کوشش ناکام کر چکے ہیں۔ جس کا ہم نے کبھی اس لئے نوٹس نہیں لیا۔ کہ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی اس سے ٹپکتا ہے۔

جناب شیخ صاحب کو پوچھنا چاہیئے کہ میاں محمد صادق صاحب اور الفضل نے آخر کیا قصور کیا ہے۔ کسی کو گالیاں نہیں دیں۔ کسی کے کیرکٹر پر ناجائز نکتہ چینی نہیں کی۔ کسی کی اندرونی گندگیوں پر سے پردہ نہیں اٹھایا انہوں نے تو صرف ایک دستاویز کو شائع کیا ہے۔ جو پہلے ہی پبلک ڈاکومنٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور بھولے بھالے افراد کو متنبہ کیا ہے کہ جو جائداد ان کے چندوں سے بنائی گئی ہے۔ اور جو قومی ملکیت تھی۔ اس پر کس طرح ایک واحد شخص قبضہ جما کر اسے اپنے خاندان کے افراد کے تصرف میں لا چکا ہے۔

خود جناب شیخ محمد آصف افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس نے اپنے اس مضمون میں اعتراف فرمایا ہے کہ

"مذکورہ ٹرسٹ کے متعلق آخری فیصلہ بھی انجمن ہی کرے گی۔ اس دستوری اختلاف کے باوجود جماعت احمدیہ لاہور کا ہر ایک فرد حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ کا احترام کرتا ہے۔ اور ان کی خدمات کا معترف ہے۔ جماعت کے جن مقتدر اور ذمہ دار احباب نے حضرت ممدوح سے یہ جزوی اور دستوری اختلاف کیا ہے۔ ان میں سے کسی فرد نے بھی میاں محمد صادق صاحب سے اصرار اور تقاضا نہیں کیا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ لاہور کے داخلی معاملات پر خامہ فرسائی کی زحمت گوارا کریں۔ انہوں نے ٹرسٹ کا سہارا لے کر اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔"

اب ہمیں جناب شیخ محمد آصف صاحب افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور ہی بتائیں کہ اگر جناب میاں محمد صادق نے ایسی بات الفضل میں بیان کر دی ہے۔ جس کو بیان کرنے سے خود آپ بھی شرم محسوس نہیں کرتے یعنی کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس وقت تک ٹرسٹ بغیر انجمن کی تصدیق کے کر دیا ہے۔ اور مقتدر اور ذمہ دار احباب کی رائے کے علی الرغم کیا ہے۔ تو یہ کوئی گالی تو نہیں یا فحش کلامی تو نہیں۔ جس سے آپ کو اتنا غصہ آ گیا ہے۔ کہ آپ ڈاکٹر فلاں ملتانی فلاں۔ مصری فلاں اور مستری فلاں کی دھمکیاں دینے لگے ہیں۔

یہی نہیں! آیئے! آپ ہمارے لٹریچر سے ایک پیرا ایک سطر ایک لفظ ایسا نکال کر دکھائیں۔ جو شان کے خطبوں پر خطبے آپ کے امیر ایدہ مسجد میں کھڑے ہو کر قابل احترام خلیفہ وقت سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کے مقتدر اور ذمہ دار افراد کے متعلق دیتے رہے ہیں۔ اور وہ بھی ان لوگوں کی افتراؤں پر جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے جماعت سے وقتاً فوقتاً خارج کئے گئے ہیں۔ آپ ہمیں اس قدر انہیں آتش ناک نمرودی شیطنت طرازیوں کی کیا دھمکیاں دیتے ہیں۔ جن سے ہم ہزار بار کندن کی طرح پاک و منزہ ہو کر نکل چکے ہوئے ہیں۔ کیا ہمارے دوست جناب شیخ محمد آصف افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور نے قرآن کریم میں کبھی نہیں پڑھا۔

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ
مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝
سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝
وَّامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝
فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

اگر آپ نے پہلے ان آیات بینات پر غور نہیں فرمایا تو اب غور فرمائیے۔ کس طرح اول سے لے کر آخر تک ایک ایک لفظ خود بخود چسپاں ہوتا چلا جا رہا ہے۔ حمالۃ الحطب پر ذرا معمولی سے زیادہ غور فرمایئے۔ تاکہ روشنی کی پوری پوری شعاعیں آپ کے دل و دماغ پر پڑیں۔ اور آپ کو اس گند اس کے منبع کا پتہ مل جائے۔ جس سے وہ ماحول متعفن ہے۔

دیکھا! احراریوں نے کتنی عجلت کے ساتھ آپ کی باتوں کو اچک لیا ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ۝
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ
وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ
إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ
غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا
فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا
يَفْتَرُونَ ۝ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ
أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا
مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ ۝
(الانعام ع۱۴)

اور لیکن ان میں سے اکثر جہالت کرتے ہیں۔ اور اسی طرح ہم ہر نبی کے ساتھ انسانوں اور جنوں میں سے شیاطین دشمن لگا دیتے ہیں۔ جو ان میں سے بعض بعض دوسروں کے دل میں ملمع سازی کی بات دھوکہ دینے کے لئے ڈالتے ہیں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا۔ تو وہ جو کرتے ہیں نہ کر سکتے۔ اس لئے تو ان افتراؤں کی کچھ پروا نہ کر جو وہ پھیلاتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صد ۲ پر)

یادِ ایام

آج سے پینتالیس ۴۵ سال قبل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک پُر معارف تقریر

شرک اور اُس کی بیخ کنی

(۳)

اب وہ وقت ہے۔ کہ عیسائیت کا بلند اور مضبوط منار گرا دیا جائے۔ یہ مذہب عیسوی کا قلعہ جس کی دیواریں لوہے کی تھیں۔ اب گرنے کو ہے۔ کیونکہ اس کو زنگ لگ گیا ہے۔ اور اب وہ اس قدر بودا ہے کہ ایک ہی ضرب سے ٹوٹ جاوے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ باران رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کمزور اور بودا ہو جاتا ہے۔ پس جب کہ روحانی باران رحمت کا نزول شروع ہو۔ تو اس مذہبی لوہے کو زنگ لگ گیا۔ اب یہ عیسائی سلطنتیں خود بخود اسلام کی طرف رجوع کریں گی۔ اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر ہے۔ اسلام کا مرکز ہوگا۔ عیسائیوں میں خود بخود شرک کے خلاف خیال پیدا ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے حضرت عیسیٰؑ کے خدا ہونے کے منکر ہو گئے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو نعوذ باللہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ولد الزنا تھے۔ پس زمانہ خود بخود شرک کو چھوڑنے والا ہے۔ اور قریب ہے کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت مورد انعامات الٰہیہ ہے۔ اور اور اس وقت بہت ہی کمزور حالت میں ہے۔ ایک دن آنے والا ہے کہ تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ خدا ہمارے امام کو فرماتا ہے۔ اور وعدہ دیتا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور اس وقت جو ایک کمزوری کی سی حالت ہے یہ ہماری اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ہے۔ ہم اس وقت یتیم کی طرح ہیں۔ جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ ایک یتیم تو وہ ہوتا ہے جس کا صرف باپ ہی مر جاتا ہے۔ مگر ہم سے سب دنیا نے تعلق قطع کر لیا [illegible] اگر [illegible] تی چاہتے ہو تو ایک دل ہو کر دعا مانگو کیونکہ خدا وحدت کو پسند کرتا ہے [illegible] کیونکہ وہ خود واحد ہے۔ پس جب کہ ایک یتیم کی آواز عرش عظیم کو ہلا دیتی ہے۔ تو کیا چار لاکھ یتیم [illegible] کچھ بھی اثر نہ کرے گی شرک کو دور کرو۔ اور تمہارے تمام کام ٹھیک ہو جائیں گے۔ اب میں آپ لوگوں کے سامنے اس

رکوع کا مجمل طور

سے بیان کرتا ہوں جو کہ میں نے تقریر کے شروع میں پڑھا تھا۔ یعنی سورہ لقمان کا دوسرا رکوع اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولقد اٰتینا لقمان الحکمۃ ان اشکر للّٰہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللّٰہ غنی حمید۔ یعنی میں نے لقمان کو حکمت بخشی۔ تاکہ شکر کرے اللہ کا اور جو شکر کرتا ہے۔ پس وہ اپنے نفس کے لئے کرتا ہے۔ اور جو کفر کرتا ہے۔ پس اللہ تو بے پرواہ ہے۔ اور تعریف والا ہے۔ اس جگہ خدا تعالیٰ ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں نے لقمان کو حکمت دی اور دنیا تو پہلے ہی لقمان کو عقلمند مانتی ہے دنیا میں دو قسم کے

انسان ہوتے ہیں

ایک تو وہ جن کو دنیا عقلمند سمجھتی ہے۔ اور خدا کے نزدیک وہ ذلیل ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ جن کو دنیا بھی عقلمند اور حکیم سمجھتی ہے اور خدا بھی۔ پس یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ نہ صرف دنیا ہی لقمان کو عقلمند بتاتی ہے بلکہ میں نے بھی اس کو حکمت دی ہے۔ اور میں بھی اس کو حکمت والا قرار دیتا ہوں۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں کونسا انسان تابعداری کرانے کے قابل ہوتا ہے وہی جو عقلمند ہو۔ اور وہ جو کہ بے وقوف اور جاہل مطلق ہو۔ وہ اس قابل نہیں ہوتا۔ کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے۔ پس اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ لقمان تو دنیاوی لوگوں کے خیال کے موجب اور دینی لوگوں کے ایمان کے مطابق ایک حکمت والا آدمی تھا۔ پس ایسے آدمی کی بات تو بڑی وزن دار ہے۔ اور چاہیئے کہ دنیا اس کو قبول کرے۔ کیونکہ وہ اجتہاد اہل الرائے۔ اب جو بات کہ لقمان کہتا وہ آگے بیان ہوگی پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ حکمت کا نتیجہ ہونا چاہیئے کہ خدا کا شکر کیا جائے۔ تاکہ وہ خدا اپنے پہلے انعامات سے بھی بڑھ کر اس پر انعامات کرے اور جو شکر کرے وہ تو انسان کی اپنی جان کے لئے ہی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کے شکر کرنے سے خدا تعالیٰ کا تو کچھ بڑھ نہیں جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں

نہ طاقت میں

کوئی ترقی ہوگی۔ بلکہ الٹا شکر کرنے والے کو فائدہ پہنچے گا۔ پس باوجود ان باتوں کے ہوتے ہوئے کفر کرے۔ تو خدا تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ کیا اس کے کفر سے خدا میں کسی قسم کی کمی واقع ہو جائے گی۔ اور اس طرح وہ شخص اپنا ہی نقصان کرے گا۔ دیکھو کہ آدم کے زمانہ سے لیکر آج تک جنہوں نے شکر کیا وہ بڑھے اور پھولے اور پھلے مگر جنہوں نے کفر کیا وہ ہمیشہ تباہ ہی ہوئے نوح علیہ السلام اور ایسا ہی لوط علیہ السلام نے شکر کیا۔ وہ ترقی پا گئے۔ خدا کے مقبول ہوئے اُن کے بیٹے اور بیوی نے کفر کیا وہ تباہ ہو گئیں۔ حضرت نوحؑ سے خدا تعالیٰ نے عذاب کے وقت وعدہ کیا تھا۔ کہ جو تیرے تعلق والے ہیں۔ میں اُن بچاؤں گا۔ جب طوفان آیا۔ تو ایک بیٹا لگا ڈوبنے۔ حضرت نوحؑ نے آہ و زاری کی۔ کہ اے خدا یہ تو میرا بیٹا ہے۔ حکم ہوا۔ کہ خاموش کہ یہ تیرا بیٹا نہیں ہے اگر تیرا بیٹا ہوتا تو تیرا ساتھ دیتا اور مجھ پر ایمان لاتا۔ جب تو نے میرے ساتھ خاص تعلق پیدا کیا۔ اور شرک سے بکلی پرہیز۔ تو جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ وہی لوگ تیرے تعلق والے ہیں۔ پس اے احمدی قوم ہمارا خدا رشتہ دار نہیں۔ شرک سے پرہیز کرو۔ اور عبادت کرو۔ تاکہ خدا تمہارا نگہبان ہو جائے۔ دیکھو کہ خدا نے نوحؑ کے بیٹے تک کی پرواہ نہیں کی۔ پس اس بات سے خوش ہونا کہ ہم احمدی ہیں کہ یہ نادانی ہے۔ بلکہ ایسے کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو۔ اور اسی طرح لوط کی بستی کا حال دیکھ لو۔ کہ کس طرح ہو گئی کہ کفر کرتی تھی۔ اور حضرت لوط جو شکر کرنے والے بندے تھے۔ بچ گئے۔ یہاں حضرت لوط کی بیوی سے بھی ویسا ہی واقع پیش آیا۔ کیونکہ وہ کافروں سے تعلق رکھتی تھی۔ پھر ہے کہ واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یٰبنی لا تشرک باللّٰہ ان الشرک لظلم عظیم۔ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جب کہ وہ اس کو نصیحت کرتا تھا۔ کہ اے لڑکے اللہ سے شرک نہ کر۔ کیونکہ شرک ایک بڑا ظلم ہے اس جگہ خدا تعالیٰ لقمان کا کلام بتاتا ہے کہ وہ حکمت والا انسان یہ بات کہتا ہے۔ اور پھر اپنے لڑکے کو جس کو اس نے اچھی بات ہی کہنی تھی۔ اور پھر معمولی طور سے نہیں کہا۔ بلکہ وہ اس وقت اس کو نصیحت کرتا تھا۔ تاکہ اس کی آئندہ زندگی ٹھیک ہو۔ کہ اے بیٹے خدا سے شرک نہ کر کیونکہ شرک جو ہے۔ وہ ایک بڑا ظلم ہے۔ کہ ایک ایسا خدا جو کہ ہم پر ہر طرح سے احسان کرتا ہے۔ اور ہمارے نفع اور ضرر پر بھی قادر ہے۔ اس کے ساتھ ہم اوروں کو بھی برابر ٹھہرائیں۔ کتنا ظلم ہے۔ اب یہاں خیال رکھنا چاہیئے کہ شرک سے مراد یہ نہیں۔ کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا۔ اور پاک ہو گئے بلکہ

حضرت لقمان

فرماتے ہیں۔ کہ کل شرک جلی اور خفی سے اپنے آپ کو بچا پھر آگے فرماتا ہے۔ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علیٰ وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر۔ یعنی میں نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں وصیت کی ہے۔ اس کی والدہ کس قدر تنگی اور سستی سے اس کا بار اٹھاتی ہے۔ اور دو برس تک اس کو دودھ پلاتی ہے۔ پس شکر کرے میرا اور اپنے والدین کا میری طرف ہی لوٹنا ہے۔ یہاں والد کا شکر ادا کرنے کی وجہ بیان نہیں کی۔ مگر وہ ظاہر ہے۔ کہ جب اس کی والدہ اس کی تنگی میں ہوتی ہے۔ تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے۔ اور جب یہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی بھی خبرگیری کرتا ہے۔ پھر ایک اور بات ہے کہ خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔ کہ میرا شکر کرو۔ یہاں کوئی بہتان نہیں کی گئی۔ تو انسان کیوں اس کا شکر کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ بچہ کی محبت خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کرنے کے بعد اس کے والدین کے دل میں ایسی ڈالدی ہے اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بچہ ایک دن نہ زندہ رہ سکتا پھر پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتیوں میں دودھ اُتر آتا ہے۔ اسی طرح ہوا پانی وغیرہ۔ پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ نہ میری طرف بھی آنا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو وہاں اُس کی سزا بھگتو گے۔ پھر ہے کہ وان جاھداک علیٰ ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الیّ ثم الیّ مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون۔ اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر ماں باپ بھی جن کی تابعداری بچہ پر فرض کی گئی ہے۔ اور جس کے نہ کرنے پر عذاب کی دھمکی دی گئی ہے وہ بھی اگر کہیں کہ مجھ سے شرک کر جس کا کہ تجھ کو علم نہیں پس اُن کی بات نہ مان۔ مگر پھر بھی دنیا میں ان کی تابعداری ہی کر اور اس کی تابعداری کر جو میری طرف جھکتا ہے کیونکہ پھر تمہارا لوٹنا میری طرف ہے۔ جہاں کہ تم کو تمہارے اعمال سے خبردار کیا جائے گا۔ یہاں خدا تعالیٰ سخت تاکید کرتا ہے۔ کہ والدین کی بھی اس معاملہ میں پرواہ مت کرو۔ اور مجھ سے شرک نہ کرو۔ اور جب کہ تم میں اور والدین میں ایک قسم کی جدائی ہوئی تو گویا تم ایک یتیم کی طرح رہ گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کسی کا احسان نہیں اٹھاتا۔ پھر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے

پیدا ہونے کے وقت

تمہارے والدین سے کیا یعنی ان کے دلوں میں محبت ڈال دی۔ ویسے ہی اب اپنے رسول یا مامور کے دل میں تمہاری محبت ڈال دے گا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ خدا کچھ چیز لے کے زیادہ کر کے واپس کرتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ واتبع سبیل من اناب الیّ یعنی جو میری طرف جھکتا ہے [illegible] تابعداری کرو۔ اور اسی کو والدین تصور کرو۔ اب پھر

لقمان کا قول

آیا۔ یٰبنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السمٰوٰت او فی الارض یأت بھا اللّٰہ ان اللّٰہ لطیف خبیر۔ یعنی ویسے ہی ایک ذرہ دانہ ہو۔ جو رائی کے برابر ہو۔ خواہ پہاڑ یا آسمانوں میں اور خواہ زمین میں اس کو۔ کیونکہ لطیف خبیر یہاں بھی حضرت لقمان کو بتاتے ہیں کہ خدا ذرہ ذرہ سی بات ہے۔ پس شرک سے اتنا بچ کر رائی کا ایک رہے۔ پھر ہے یٰبنی اقم الصلوٰۃ وأمر بالمعروف وانہ عن المنکر

(باقی صفحہ ۶ دیکھیں)

جماعتِ اسلامی کے فکر و عمل میں کیا خامیاں ہیں؟

مولانا محمد منظور صاحب نعمانی کا ایک مضمون الفرقان لکھنؤ میں شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ الاعتصام گوجرانوالہ نے ۱۴ ستمبر کی اشاعت میں دیا ہے یہ خلاصہ افادۂ احباب کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جماعت اسلامی کا طریق کار مغربی تحریکوں سے متاثر ہے

آپ حضرات کی دعوت اور دعویٰ تو اس کام کا ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام آتے تھے۔ لیکن اس کے لئے تنقیدی لٹریچر جماعتی تنظیم اور عملی جدوجہد کی مختلف شکلوں میں جو کچھ ہو رہا ہے ذرا گہری نظر سے اس سب کا جائزہ لیا جائے تو صاف محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے اس کے لئے طریقہ کار بہت کچھ مستعار لیا ہے۔ آج کل کی مادی تحریکوں سے ——— میرا مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں کو میرے اندازے میں ضرورت سے زیادہ اور مناسب حد تک اپنایا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کے بیان کردہ مقصد و دعوت اور کار دعوت میں بڑا فرق ہے بلکہ کہیں کہیں تو تضاد سا محسوس ہونے لگتا ہے ——— آپ حضرات کے غور و فکر کے لئے میں اس کی بعض مثالوں اور بعض نتائج کی طرف بھی کچھ اشارے کرنا چاہتا ہوں۔

آپ حضرات اس حقیقت سے مجھ سے کم واقف نہیں ہوں گے کہ انبیاء علیہم السلام کے کام کا ایک خاص امتیاز یہ ہوتا ہے کہ وہ آخرت کے ثواب و عذاب کے مسئلہ کو انسانیت کا سب سے اہم مسئلہ قرار دے کر اپنے متبعین میں اس کی فکر کو دنیا کی دوسری تمام فکروں پر غالب کر دیتے ہیں اور اسی کو ان کی زندگی میں سب سے بڑا شاغل بنا دیتے ہیں۔ یہ گویا ان کے طریقہ کار کی اصل و بنیاد ہے لیکن جو شخص جماعت اسلامی کے کام کو اس نظر سے دیکھتا ہے وہ اس میں اس کی افسوسناک حد تک کمی پاتا ہے ——— حالانکہ مادیت اور آخرت فراموشی کے اس دور میں جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی اس دعوت کو لے کر اٹھیں انہیں سب سے زیادہ زور فی زمانا اسی پہلو پر دینا چاہئے اور سب سے بڑی کوشش اسی تبدیلی کیلئے کرنی چاہئے ورنہ اسلام کی ساری چھوٹی بڑی اصطلاحوں کے استعمال کے باوجود اصل و حقیقت کے لحاظ سے آپ کی دعوت خدانخواستہ ایک "مذہبی مادی تحریک" ہو کر رہ جائے گی ——— بلکہ اسی لذ دشت کی وجہ سے بعض اوقات تو آپ سے ظن رکھنے والوں کو بھی شبہ ہونے لگتا ہے کہ کہیں آپ اسلام ہی کے سمجھنے میں تو غلطی نہیں کھا رہے ہیں۔ بعض حضرات جن کو جماعت اسلامی سے عناد رکھنے والے مخالفین میں سے نہیں سمجھا جا سکتا اور نہ ان کو جماعت کے فکر و عمل سے بالکل ناواقف کہا جا سکتا ہے۔ کبھی کبھی جو ایسا خیال ظاہر کرتے ہیں کہ جماعت اسلامی کی تحریک اسلام کو دوسرے ازموں سے ذرا مختلف اور برتر قسم کا ایک ازم بنا رہی ہے ——— اس عاجز کا خیال ہے کہ اس کے خیال کی بنیاد بھی آپ حضرات کی یہی فروگذاشت ہے۔

انداز خطاب کی غلطی

اس جگہ ذکر کے قابل ایک چیز یہ بھی ہے کہ ہم جیسوں ....کو بڑا افسوس ہوتا ہے اور بڑی مایوسی ہوتی ہے جب جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے بعض اخبارات اور جرائد کو ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے مخالفوں کو بدنام کرنے اور نیچا دکھانے اور نظروں سے ان کو گرانے کے لئے قریب قریب وہ سارے غلط طریقے استعمال کرتے ہیں جو مادی تحریکوں کے حامی پارٹی باز استعمال کیا کرتے ہیں تو میرا اندازہ ہے کہ یہ بھی اسی غلطی کا نتیجہ ہے کہ طریقہ کار میں مادی تحریکوں سے بہت زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

جماعت اسلامی سے رکنیت کا تعلق رکھنے والے ایک دوست نے ایک دفعہ خود اس عاجز سے کہا تھا کہ ہمارے لٹریچر میں کمیونسٹوں کی مثال کو اس قدر دہرایا گیا ہے کہ ہر معاملہ میں ان ہی کم بختوں کا طرز عمل ہمارے لئے اسوہ حسنہ بن گیا ہے اور عملی سرگرمیوں میں ہمارے بہت سے رفیق انہی کی شاگردی کرنا اور انہی قدم بقدم چلنا چاہتے ہیں۔

بہت بڑا اور نامناسب ادعاء

ایک بڑا مفسدہ جس کی ذمہ داری سے آپ حضرات کو بالکل بری سمجھنا میرے لئے بھی مشکل ہے یہ تجربہ میں آرہا ہے کہ آپ کا لٹریچر پڑھ کر بہت سے اس سے متاثر ہونے والے اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ عہد نبوی اور دور خلافت راشدہ کے بعد جب سے اسلام میں غیر اسلام کی آمیزش ہوئی اور اسلامی معاشرہ میں بگاڑ آیا۔ اگرچہ مختلف زمانوں میں اصلاح و تجدید کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن کوئی مصلح اور کوئی داعی بھی پورے اسلام کو لیکر کھڑا نہیں ہوا۔ بلکہ بس جزوی اصلاحات کرتے رہے اور اس میں بھی ان سے بڑی بڑی غلطیاں ہوئیں، اور طرح طرح کی بدعات اور جاہلیت کے بہت سے اثرات ان کی غلطی سے اسلام میں ملے جلے رہ گئے اور ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کے اصلی اور پورے اسلام کو بالکل صحیح طریقے پر قائم کرنے کے لئے اب جماعت اسلامی کھڑی ہوئی ہے اور یہی اس کا طغرائے امتیاز ہے۔

اگر واقعہ آپ ایسا نہیں سمجھتے ہیں اور اس غلط خیال کی پرورش کرنا نہیں چاہتے ہیں (جیسا کہ اس عاجز کا گمان ہے) تو اس کے متعلق ایک واضح بیان کے علاوہ ان عبارتوں میں بھی مناسب ترمیم کرنے کی ضرورت ہے۔ جن سے لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے اور اگر خدانخواستہ آپ حضرات بھی واقعہ میں کچھ ایسا ہی سمجھتے ہیں تو پھر ذرا سوچیں کہ آپ کہاں ہیں، اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ پچھلے دور میں اسلام نکھر ہی نہ سکا اور غلط آلائشوں سے اسے پوری طرح صاف کرنے والے اور ٹھیک ٹھیک سمجھنے والے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ حالانکہ یہ ختم نبوت کے لوازم میں سے ہے اور لاتزال طائفۃ من امتی الحدیث اور یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ الحدیث۔ جیسے نصوص کا صریح مقتضا ہے۔ عصمت کا خاصۂ انبیاء ہونا اپنی جگہ پر ایک حقیقت ہے اور ہر دور میں اسلام کا پوری طرح نکھرتے رہنا اور ہر قسم کی آمیزشوں سے مصلحین و مجددین کا اس کو صاف بالکل صاف کرتے رہنا بھی اپنی جگہ پر ویسی ہی ایک منصوص و مسلم حقیقت ہے اور ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں بلکہ اس عاجز کے نزدیک یہ لازم ملزوم ہیں اور دونوں کا منشا و مبنیٰ ایک ہی ہے۔

بہر حال یہ سمجھنا بڑی خطرناک غلطی ہے کہ پچھلے قرون میں دین نکھر نہ سکا۔ اور اگر چار غلطیوں کی اصلاح کی گئی تو دوسری چار باقی بھی رہ گئیں۔

اسی قسم کی ایک چیز یہاں قابل ذکر یہ بھی ہے کہ جماعت کے لٹریچر میں اس دعویٰ کی بڑی کثرت کے ساتھ تکرار کی گئی ہے کہ ہماری دعوت اور جدوجہد کل دین کے لئے ہے۔ اور دوسرے لوگ جو دین کے لئے عصر حاضر میں کچھ کر رہے ہیں وہ اس کے صرف بعض اجزاء کے لئے کر رہے ہیں ———

مجھے شبہ ہے کہ یہ بات کوئی زیادہ سمجھ کے نہیں کہی گئی اور نہ ہی کہی جا رہی ہے۔ کیونکہ اس سے آپ کا یہ مطلب تو غالباً ہوگا نہیں کہ آپ حضرات دین کے ہر شعبہ اور اسوہ حسنہ کے ہر پہلو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر تعلیم کے احیاء کے لئے براہ راست اور بالفعل جدوجہد کر رہے ہیں (کیونکہ واقعہ میں ایسا نہیں ہے) بلکہ اس سے آپ کا مطلب غالباً یہی ہوگا کہ آپ نے مقصد اور نصب العین کے درجہ میں کل دین کو رکھا ہے اور بالفعل آپ کی براہ راست کوشش ان مہمات اور دین کی ان بنیادوں کے لئے ہے جو آپ کے نزدیک باقی چیزوں کیلئے موقوف علیہ ہیں۔ اور جن کی کوشش موجودہ حالات میں آپ کے لئے ممکن ہے۔ پھر دوسروں کے متعلق آپ کیوں خیال نہیں کر سکتے کہ دین کی جن مہمات اور جن بنیادی اجزاء و عناصر کے لئے وہ براہ راست کوشش کرتے ہیں۔ اگلی چیزوں کے لئے وہ انہی کو موقوف علیہ سمجھتے ہیں۔ آخر یہ کیوں ضروری ہے کہ احیائے دین کی جدوجہد کے لئے جو ترتیب اور جو طریقہ کار آپ نے صحیح سمجھا ہے دوسرے بھی اس کو صحیح سمجھیں اور اس کی پیروی کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اصلاح امت اور احیائے دین کے مقصد کیلئے وہ بجائے آپ کے طریق کار کے سبط رسول سیدنا حضرت امام حسنؓ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ امام ربانی مجدد الف ثانی وغیرہ کے طریقوں کو زیادہ قابل اتباع اور ان کے تجربوں کو زیادہ لائق استفادہ سمجھیں۔

حکومتوں سے تعاون کے بارے میں غلو

آخری چیز جس پر غور کرنے کے لئے میں آپ حضرات کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ:۔

آپ کے لٹریچر کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرات کے نزدیک یہ مسئلہ گویا بالکل قطعی مسئلہ ہے اور ایمانیات کی فہرست میں داخل ہے کہ جس حکومت کا نظام و قانون صرف اللہ تعالےٰ کی حاکمیت کے نظریئے پر مبنی نہ ہو۔ جس نے اپنے دستور کی بنیاد کتاب و سنت کو قرار نہ دیا ہو۔ خواہ اس کے چلانے والے غیر مسلم ہوں (جیسا کہ یورپ، امریکہ، چین، جاپان اور ہندوستان کی حکومتوں کا حال ہے) اور خواہ اس کے چلانے والے مسلمان ہوں (جیسا کہ مصر، شام، عراق، ایران، ترکی، انڈونیشیا اور آج کل کی تمام مسلمان حکومتوں کا حال ہے) الغرض اس قسم کی کسی حکومت کے ساتھ کسی طرح کا اشتراک و تعاون۔ قانون ساز مجالس اور دوسرے انتظامی اداروں میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کی شرکت اور رکنیت اور کسی شعبے میں اس قسم کی ملازمت جائز نہیں بلکہ حرام ہے قطعی حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص معاشی مشکلات کی وجہ سے اس کو اختیار کرنے پر مجبور ہو تو اس کو حرام ہی جان کر کرے۔ جس طرح ایک مضطر اضطرار کی حالت میں مردار اور سور کا گوشت کھا کر اپنی جان بچا سکتا ہے۔ الغرض جماعت کے لٹریچر میں اس کو ایمانیات کی طرح ایک قطعی مسئلہ قرار دیا گیا ہے اور ہر رکن جماعت کے لئے اس مسئلہ کو اسی طرح سمجھنا رکنیت کی شرط قرار دیا گیا ہے۔

یہاں میں اس مسئلے کی غلطی اور صحت سے اس وقت بحث کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ آپ حضرات کو صرف اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اتنی بات کو آپ حضرات یقیناً یقیناً جانتے ہیں کہ سارے عالم اسلامی (عرب و عجم) کے مختلف مکاتب خیال اور مختلف فقہی مذاہب سے تعلق رکھنے والے لاکھوں علماء میں سے دو چار بڑے اور مشہور اصحاب علم و فتویٰ بھی ایسے معلوم نہیں ہیں جو اس مسئلہ میں آپ کے ہم خیال اور ہم زبان ہوں اور مذاہب اربعہ کی سینکڑوں کتابوں میں سے کسی ایک کتاب میں بھی ابھی کوئی تصریح جہاں تک اس عاجز کو علم ہے آپ حضرات کو نہیں مل سکی ہے۔ جس سے آپ کے

(باقی صفحہ ۶ پر)

موصی احباب توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج پڑی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبر سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اگر ان کو اپنے وصیت نمبر معلوم نہ ہو سکیں۔ تو پھر کم از کم معہ سابقہ سکونت کے تحریر فرمائیں کہ نمبر تلاش کر کے ان کی ادا کردہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات میں درج کر دیا جائے۔

نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر وار تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کسی کوپن نمبر کے اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ)

نام موصی	کوپن نمبر و تاریخ	رقوم
نواب خانصاحب چپڑاسی کوئٹہ	۵۰۲۴ / ۱۷-۳-۵۱	۶/-/-
چوہدری علی احمد صاحب منٹگمری	۵۳۸۵ / ۱۸-۳-۵۱	۲۰/-/-
الف دین صاحب مانسہرہ کیمپ	۵۳۹۲ / ۱۸-۳-۵۱	۱/۴/-
شیخ محمد عبد اللہ صاحب دہلی دروازہ لاہور	۱۱۶۰ / ۱۹-۳-۵۱	۱۷/۸/-
غلام محمد صاحب درزی دہلی دروازہ لاہور	〃	۱۵/-/-
میاں حسن دین صاحب کلرکہار ضلع جہلم	۵۴۲۱ / ۲۱-۳-۵۱	۱۲/-/- ، ۲/-/-
سعیدہ خانم صاحبہ 〃 〃	〃	۱/۴/-
چوہدری خانصاحب 〃 〃	〃	۲/-/-
عبد الرزاق صاحب ملتان	۵۴۵۳ / ۲۱-۳-۵۱	۳۰/-/-
چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری	۲۴۸۳ / ۲۱-۳-۵۱	۲/۴/-
سید محمود اصغر صاحب		۴/-/-
میاں محمد خانصاحب وزیر آباد گوجرانوالہ	۵۴۷۲ / ۲۳-۳-۵۱	۹۰/-/-
ابو غلام حیدر صاحب 〃 〃	〃	۱۲/-/-
چوہدری رشید احمد صاحب 〃 〃	〃	۱۷/-/-
...م دین صاحب جسوکی سروکی گجرات	۲۸۰۷ / ۲۳-۳-۵۱	۱۵/-/-
چوہدری رحمت علی صاحب گوجرہ لائلپور	۲۸۱۹ / ۲۳-۳-۵۱	۵/-/-
اللہ رکھا صاحب بانگا بسراں سیالکوٹ	۲۸۳۵ / ۲۳-۳-۵۱	۱۰/-/-
علی محمد صاحب رسول نگر گوجرانوالہ	۲۸۳۸ / ۲۳-۳-۵۱	۵/-/-
سید عنایت علیشاہ جڑانوالہ لائلپور	۲۸۵۵ / ۲۳-۳-۵۱	۳/۴/-
کرم بی بی صاحبہ بدوملہی سیالکوٹ	۲۹۱۲ / ۲۴-۳-۵۱	۶/-/- بقایا
مولا بخش صاحب سرگودہا	۲۸۸۵ / ۲۴-۳-۵۱	۱۰/-/-
عبد الحق صاحب بھاگو بنڈی سیالکوٹ	۲۹۱۰ / ۲۴-۳-۵۱	۹/-/-
شیخ نبی بخش صاحب بدوملہی سیالکوٹ	۲۹۱۲ / ۲۴-۳-۵۱	۳۰/-/-
مولوی کریم بخش صاحب لودھراں ملتان	۲۹۲۷ / ۲۵-۳-۵۱	۲/-/-
ملک عبد الرحمن صاحب 〃 〃	〃	۷/-/-
صادق موسیٰ صاحب 〃	〃	۷/-/-
محمد انور شیر محمد دہج گڑھ لاہور	۲۹۳۹ / ۲۶-۳-۵۱	۱۰/-/-
محمد صابر صاحب چک ۳۶۷ ملتان	۲۹۸۴ / ۲۷-۳-۵۱	۳/۴/-
غلام قادر صاحب اوکاڑہ منٹگمری	۲۸۹۳ / ۲۷-۳-۵۱	۱۲/۳/-
محمد حیات صاحب لاہور چھاؤنی	۵۵۷۴ / ۱-۴-۵۱	۲/-/-
نعیم احمد صاحب وسیم ڈرگ روڈ کراچی	۵۵۷۲ / ۱-۴-۵۱	۲/۸/-
محمد علی صاحب 〃	〃	۱۰/۱/۶
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد شریف گنج لاہور	۵۵۷۳ / ۱-۴-۵۱	۱/-/- ، ۱/-/-

نام موصی	کوپن نمبر و تاریخ	رقوم
ماسٹر عبد الحکیم صاحب گنج لاہور	۵۵۷۳ / ۱-۴-۵۱	۵/-/-
منور احمد صاحب بھٹی راولپنڈی	۳۰۲۶ / ۱-۴-۵۱	۳۲/-/-
رشیدہ بیگم بہاپور سیالکوٹ	۳۰۲۸ / ۱-۴-۵۱	۴/-/-
راجہ محمد عبد اللہ چک ۳۳/ج سرگودہا	۳۰۳۸ / ۲-۴-۵۱	۱۰/-/-
اہلیہ صاحبہ مظفر علی صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۵۵۷۹ / ۲-۴-۵۱	۲/-/-
بابا جلال صاحب صادق آباد بہاولپور	۵۶۱۴ / ۳-۴-۵۱	۱۱/-/-
خانصاحب بوٹے خانصاحب مؤذن دہلی گیٹ لاہور	۳۰۵۶ / ۳-۴-۵۱	۴/-/-
ضیاء الحق صاحب دہلی گیٹ لاہور	〃	۳۵/-/-
میاں عبد الغنی صاحب 〃	〃	۱۵/-/-
اسمٰعیل صاحب پہلوان 〃	〃	۷/۴/-
میاں عبد الحمید صاحب 〃	〃	۱/۷/-
محمد صادق صاحب 〃	〃	۶۸/۱۳/-
غلام رسول صاحب لاہور چھاؤنی	۵۶۳۰ / ۴-۴-۵۱	۳۰/-/-
خدیجہ بی بی میلسی ملتان	۵۶۳۵ / ۵-۴-۵۱	۲/-/-
عنایت اللہ کھیوہ کلاسوالہ سیالکوٹ	۳۱۰۰ / ۶-۴-۵۱	۱۰/-/-
نواب خانصاحب چپڑاسی کوئٹہ	۲۷۸۰ / ۸-۴-۵۱	۶/-/-
بابا برکت علی ظفر اسٹیٹ سندھ	۵۲۰۱ / ۹-۴-۵۱	۱۰۸/۸/-
نذیر احمد صاحب 〃 〃	〃	۱۸/۱۲/-
بابو محمد علی صاحب مرحوم 〃	〃	۳۰/-/- نذر جائداد
پیر عبد العلی صاحب کراچی	۵۶۲۹ / ۹-۴-۵۱	۲۵/۱۲/-
میاں محمد عبد اللہ صاحب 〃	〃	۹/۳/-
بشارت ربانی صاحب سول لائن لاہور	۲۸۴۸ / ۹-۴-۵۱	۳۵/-/-
اہلیہ صاحبہ مولوی صدر الدین صاحب دفتر وکیل التبشیر	۲۸۸۹ / ۱۰-۴-۵۱	۴/۵/-
بشارت ربانی صاحب سول لائن لاہور	۵۸۲۹ / ۱۴/۴/۵۱	۳۵/-/-
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گلگت	۵۸۱۴ / ۱۵-۴-۵۱	۲۰/-/-
عزیز احمد صاحب انڈیگ سٹور حلقہ سول لائن لاہور	۵۸۳۰ / ۱۵-۴-۵۱	۱۶۰/-/-
مولوی محمد عالم صاحب بقا پوری	〃	۲۰/-/- بقایا

پاکستان نیشنل بنک پر ایک نظر

بنک ایک قسم کی ایجنسی ہے۔ جس کے ذریعہ رقوم اعلیٰ معیار کی اقتصادی سرگرمی کے لئے مہیا کی جاتی ہیں۔ تقسیم کے بعد غیر مسلم بنکاروں کے پاکستان سے چلے جانے کی وجہ سے پاکستان میں بنکاری کے نظام کو سخت نقصان پہنچا۔ دولت پاکستان بنک نے جو یکم جولائی ۱۹۴۸ء کو قائم ہوا ہے۔ بنکاری کے نظام کو بحال کرنے کی ہر امکانی کوشش کی اور اپنی ان کوششوں میں بڑی حد تک کامیابی بھی حاصل کی۔ لیکن اس کے باوجود ایک ایسے عظیم تجارتی بنک کی ضرورت محسوس کی گئی۔ جس کی حیثیت قطعاً قومی ہو۔ اور جو حکومت اور عوام دونوں کی امداد سے قائم ہو۔ کیونکہ ایسا ہی ادارہ تجارت۔ زراعت و صنعت کی ضروریات پوری کر سکنے اور ملک کی اقتصادی ترقی میں مؤثر طریقہ سے حصہ لینے کے قابل ہوتا ہے۔ چنانچہ حکومت پاکستان نے ایک مستحکم تجارتی بنک قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ وہ تجارت۔ صنعت اور زراعت کے کاموں کی ترقی کے لئے قرضے دے سکے اور تاجروں کو بنکاری کی سہولتیں حاصل ہو سکیں۔ اس نئے بنک کی ساکھ بلند رکھنے کے لئے مرکزی حکومت نے اس کے سرمایہ کے ۲۵ فی صدی حصے خود خریدنے کا فیصلہ کیا ابتداء میں ارادہ تھا کہ یہ بنک متعلقہ قانون کی منظوری کے بعد یکم اپریل ۱۹۵۰ء کو قائم کیا جائے لیکن ستمبر ۱۹۴۹ء میں چند ممالک کے سکوں کی قیمت کو کم ہو جانے پر یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ ملک کی زراعتی پیداوار مثلاً پٹ سن اور روئی کے کاروبار میں مدد دینے کی غرض سے قرضے بہم پہنچانے کے لئے ایک مشینری فوراً قائم کی جائے۔ چنانچہ پاکستان نیشنل بنک قائم کرنے کے لئے ۸ر نومبر ۱۹۴۹ء کو ایک آرڈیننس جاری کیا گیا۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ نرائن گنج۔ میمن سنگھ۔ چاندپور رنگپور اور کھلنہ میں اس بنک کے دفاتر قائم ہو گئے۔ ابتداء میں اس بنک نے پٹ سن کے کاروبار کو مالی مدد دینے پر توجہ دی۔ لیکن بعد ازاں یعنی یکم مئی ۱۹۵۰ء سے اس نے ایک تجارتی بنک کی حیثیت سے بھی کام شروع کر دیا۔

پاکستان نیشنل بنک نے اپنے قیام کے وقت سے پٹ سن کے کاروبار کی مدد کرنے میں نہایت مفید خدمات انجام دی ہیں۔ حال میں اس نے روئی کے کاروبار کی مدد کرنا بھی شروع کی ہے۔

بقیہ صفحہ ۲

شرک اور اس کی بیخ کنی

واصبر علیٰ ما اصابک ط ان ذالک من عزم الامور یعنی اے بیٹے نماز کو قائم کر۔ نیک باتوں کا وعظ کر۔ حکم کر اور بدیوں سے لوگوں کو منع کر اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھے پہنچے۔ کیونکہ یہ بڑے کاموں میں سے ہے۔ اسجگہ لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں۔ کہ صرف بدی سے بچنا کوئی کمال نہیں بلکہ بدی سے بچنا اور پھر نیکی کرنا کمال ہے۔ پس اس لئے فرماتے ہیں کہ شرک کو ترک کرنے کے بعد نماز کو قائم کر دے یعنی اپنی عبادتوں کو سنوار یہانتک کہ تیرا بولنا تیرا سننا اور کھانا پینا خدا کے لئے ہی ہو جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا مامور ہو جائے گا۔ اور لوگوں کو نیک باتیں سنانا اور بدیوں سے منع کرنا تیرا کام ہو جائے گا۔ پھر اسوقت جیسا کہ سنت ہے لوگ تیرے مخالف ہو جائینگے اور تکلیفیں اور اذیتیں تجھ کو دینگے۔ کیونکہ رسولوں کے ساتھ شروع شروع میں ایسا ہی ایسا ہوتا ہے۔ پس تو ان حالتوں پر صبر کر کیونکہ یہ بڑے امور سے ہے۔ پھر ہے کہ لا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحاً۔ ان اللہ لا یحب کل مختال فخور یعنی لوگوں کے لئے اپنے منہ کو مت موڑ اور زمین میں اکڑ کر اور اکڑ کے مت چل کیونکہ خدا کو متکبر اور فخر کرنیوالا انسان پسند نہیں ہوتا۔ اب حضرت لقمان فرماتے ہیں کہ جب تو صبر کرے گا تو ایک مدت کے بعد لوگ تیری طرف رجوع کرینگے۔ کیونکہ جب تو خدا کے لئے لوگوں سے علیحدہ ہو جاویگا۔ اور لوگ تجھ سے عداوت کرینگے تو آخر خدا خلایق کا منہ تیری طرف پھیر دیگا۔ یہاں تک کہ قریب ہے کہ تو ان سے کج خلقی کرے۔ پس ایسا مت کرو۔ بلکہ چلو تو ایسی طرز سے کہ اس میں شیخی کی بو نہ پائی جاوے کیونکہ یہ بات خدا کو پسند نہیں کہ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر یعنی میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم اور نیچی کر کیونکہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔ اسجگہ پر یہ بھی بیان ہے کہ جب تو نبی ہو جائے اور لوگ تیری طرف دور دور سے آویں۔ تو اسوقت وہ سمجھ کر ملنے آویں اور تو دوڑ کر گھر میں گھس جاوے تو ان کو کس قدر صدمہ ہوگا کہ ہم تو ملنے آئے اور یہ گھر دوڑ کر چلے گئے یا کوئی دور سے آیا تھا۔ کہ کچھ کلام سنیں گے۔ مگر یہاں تو نے ایسی اونچی اور کرخت آواز سے کلام کیا کہ اسکے دل کو برا لگا کیونکہ دیکھو گدھے کی اونچی آواز ہے۔ مگر سب آوازوں سے بری معلوم ہوتی ہے۔ اس رکوع میں حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ تو پہلے تو شرک کو چھوڑ اور اس طرح گناہوں کو ترک کر کے عبادت کو قائم کر۔ پھر جب تو گناہوں کو چھوڑ دے گا اور نیکیاں کریگا تو خدا کا برگزیدہ ہو جائے گا۔ پس دیکھو کہ خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ کل برائیوں کی جڑ بھی شرک ہے۔ اب میں یہ دعا کر کے بیٹھتا ہوں۔ کہ خدا ہم کو ایک کرے۔ ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے اور ہم کو توفیق دے کہ ہم بھی لقمان کی ان نصائح پر عمل کر سکیں (۔ آمین۔)

جماعت اسلامی کے فکر و عمل میں کیا خامیاں ہیں؟ (بقیہ صفحہ ۵)

اس نظریے کی پوری تائید ہوتی ہو۔ جبکہ تلاش کرنے والوں کو کتب خفیہ میں اس کے خلاف صریح جزئیات مل جاتی ہیں۔ آپ کی اس روش کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ دوسرے عام مسلمانوں کو نہیں بلکہ خواص اہل دین کو بھی آپ کے بہت سے متبعین جب دیکھتے ہیں کہ وہ سرکاری نوکری کو حرام نہیں کہتے۔ یا یہ کہ قانون ساز مجالس کی شرکت کے متعلق ان کا نقطہ نظر جماعت اسلامی کے اس بنیادی عقیدے کے مطابق نہیں ہے۔ جس کو ان لوگوں نے ایمان کی بنیاد سمجھ رکھا ہے۔ تو ان لوگوں کی نظر میں ان اہل دین کا ایمان تک مشتبہ ہو جاتا ہے۔

خود جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے ذکر کیا کہ ایک روز چند رفقائے جماعت جمع تھے۔ انہی میں سے ایک نے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے متعلق کوئی تعریفی کلمہ کہہ دیا۔ دوسرے صاحب بولے کبھی انہوں نے اسلام کو سمجھا بھی تھا؟ وہ تو اپنے مریدوں کو سرکاری نوکریوں سے بھی منع نہیں کیا کرتے تھے۔ الیکشن میں ووٹ دینے کے فتوے بھی دیئے تھے ـــ اور خود اس عاجز کو اس سے بھی بہت زیادہ جاہلانہ اور تکلیف دہ بات ایک صاحب سے سننے کا اتفاق ہوا۔ جماعت اسلامی کے ایک پرجوش حامی جو کسی کالج یا اسکول میں پروفیسر یا ماسٹر ہیں۔ چند مہینے کی بات ہے کہ وہ اسی موضوع پر عاجز سے گفتگو کر رہے تھے۔ ان کا اصرار تھا کہ غیر اسلامی اسٹیٹ میں پارلیمنٹ یا لیجسلیٹو اسمبلی کی رکنیت حرام ہی نہیں شرک ہے اور بالکل ویسا ہی شرک ہے جیسا کہ بت پرستی وغیرہ ـــ میں نے بات کو مختصر کرنے کے لئے ہندوستان کی پارلیمنٹ کے رکن ایک ایسے مشہور خادم ملت کا نام لے کر ان سے پوچھا جن کے متعلق ہر جاننے والا یہ اندازہ ضرور رکھتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کا درد و فکر ان کے دل میں دوسرے کسی مدعی سے کم نہیں ہے تو میں نے ان کا نام لے کر ان پروفیسر صاحب یا ماسٹر صاحب سے پوچھا۔ کہ کیا آپ واقعۃً ایسا سمجھتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی رکنیت کی وجہ سے وہ اسلام سے بالکل خارج ہو چکے ہیں۔ اور خدانخواستہ آپ کے نزدیک اب وہ ویسے ہی مشرک ہیں جیسے ہندوستان کے فلاں فلاں غیر مسلم لیڈر؟ انہوں نے بغیر کسی جھجک کے بڑی بیباکی سے کہا: "بے شک ہم تو ان کے اس عمل کو خالص شرک اور ان کو بالکل ویسا ہی مشرک سمجھتے ہیں جیسا کہ فلاں فلاں غیر مسلم لیڈر کو مشرک جانتے ہیں" مجھے اس جواب سے تکلیف بھی ہوئی اور غصہ بھی آیا۔ میں نے کہا کہ اردو کے چند رسالے پڑھ کے آپ لوگ اس غلطی میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ دین کا پورا علم آپ حاصل ہو گیا ہے اور اب آپ اس لائق ہو گئے ہیں کہ اللہ کے بندوں کے مومن و مشرک اور جنتی یا دوزخی ہونے کے فیصلے کریں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آپ دین سے بالکل جاہل ہیں اور آپ نے ان اردو رسالوں کو بھی نہیں سمجھا ہے جنہیں پڑھ کر آپ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں ـــ میں نے اس سے یہ بھی کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ کے امیر جماعت کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے۔ آپ ان سے دریافت کریں مجھے یقین ہے کہ وہ بھی آپ کی اس بات کو جہالت اور گمراہی بتلائیں گے۔

بہر حال مجھے یہاں اس سلسلے میں جماعت کے اکابر اور ذمہ داروں سے صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ حکومتیں حق کی بنیاد پر قائم نہیں ہیں (اور بلاشبہ آج کی دنیا کی ساری حکومتیں بلا استثناء ایسی ہی ہیں) ان کے ساتھ تعلق و تعاون اور ان کی نوکری کے متعلق آپ حضرات کا جو خاص نظریہ ہے اگر آپ ضروری سمجھیں تو اس کو جماعت کا ضابطہ اور پالیسی قرار دے سکتے ہیں۔ اس کو قطعی دینی مسئلے کی حیثیت دینا اور اس کے بیان میں وہ زبان استعمال کرنا جو جماعت کے لٹریچر اور دستور کی دوسری کتابوں میں استعمال کی گئی ہے ہرگز درست نہیں۔

نفس مسئلہ میں اس عاجز کا خیال یہ ہے کہ مختلف زمانوں اور مختلف حالات میں کسی ایسے اسٹیٹ کے ساتھ تعاون اور اشتراک و ملازمت وغیرہ کے متعلق شریعت کے احکام اور دینی مصالح کے تقاضے مختلف ہو سکتے ہیں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ کسی ملک میں نظام حکومت غیر اسلامی ہوتے ہوئے بھی (خواہ حکومت کے چلانے والے مسلمان ہوں یا نامسلمان) ایسے اوقات اور حالات بھی آ سکتے ہیں۔ کہ اسلامی اصول اور مصالح کے سمجھنے والے دیانتداری سے یہ سمجھیں کہ اس وقت ہماری علیحدگی اور بے تعلقی سے حکومت کا شر اور دین کے حق میں اس کا ضرر بڑھے گا۔ اور اگر ہم شریک ہو جائیں تو اس کے ضرر اور شر کو کم کر سکیں گے۔ اور حالات کو کچھ بہتری کی طرف لے جا سکیں گے تو ایسے حالات میں اشتراک ہی دین کا تقاضا ہوگا اور ایسے حالات و اوقات بھی آ سکتے ہیں کہ اسلامی اصول و مصالح کو سمجھنے والے یہ سمجھیں کہ اس وقت علیحدگی اور بے تعلقی سے دینے اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بہتر نتائج کی توقع ہے تو اس وقت حکم شرعی یہی ہو جائے گا

بہر حال ایسی حکومتوں سے اشتراک دفعۃً ان کو حرام

(۴) اور ملازمت وغیرہ کے تعلق کو مطلقاً حرام قرار قرار دینا اور مجالس قانون سازی کی شرکت ہر حال میں حرام اور شرک بتلانا سراسر غلو ہے؟

اعلان منجانب دار القضاء ربوہ

کہ قاضی عبد المجید صاحب مرحوم کے لڑکے قاضی عبد الوحید صاحب نے قضاء میں درخواست دی ہے کہ ان کے والد کی امانت ان کی ہمشیرہ حفیظ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کی جائے۔ اگر قاضی صاحب مرحوم سے کسی دوست نے کوئی قرضہ لینا ہو۔ تو قضاء کو ۱/۱۰ تک مطلع کریں۔ نیز اگر قاضی صاحب مرحوم کا کوئی وارث بھی اپنے آپ کو جائز حقدار سمجھتا ہو تو قضاء کو تاریخ مقررہ تک اطلاع کرے۔

ناظم احمدیہ دار القضاء ربوہ ضلع جھنگ پاکستان

درخواستہائے دعا

لفٹننٹ وہاب الدین صاحب ایبٹ آباد کا اونٹ سے گرنے کی وجہ سے بائیاں کولہا اتر گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جامعۃ المبشرین ربوہ کے طلباء درجہ رابعہ کا امتحان ۲۵ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے احباب سب طلباء کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

بابو کرم الٰہی صاحب ملٹری اکاؤنٹس لاہور کا لڑکا محمود الٰہی بعارضہ ڈبل نمونیا ایک مہینہ سے بیمار ہے۔ احمد دین صاحب بار موسیٰ ضلع گجرات کا عزیز محمد رفیق بعمر ۷ سال بعارضہ ٹائیفائیڈ اس روز سے بیمار ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

مورخہ ۱۳ ستمبر عید کے روز کیپٹن اقبال احمد صاحب شمیم کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا حضرت اقدس نے اکرام احمد نام رکھا۔ نومولود مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا نواسہ ہے احباب بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرماویں۔

مسعود احمد صاحب سوہالی دفتر وکیل الدیوان ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام سعید احمد تجویز فرمایا ہے

چوہدری محمد الدین صاحب پٹواری نہر ڈاک خانہ حجرہ ضلع منٹگمری کے ہاں مورخہ ۲۷/۸ کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب سب بچوں کی صحت اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرماویں

ایرانی اخبارات میں امریکہ کے خلاف شدید نکتہ چینی

لندن ۲۲ ستمبر۔ مسٹر ہیری مین کی طرف سے الٹی میٹم برطانیہ بھیجنے سے انکار پر ایرانی سیاسی حلقوں میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آج ایرانی کابینہ کا اجلاس یہ فیصلہ کرنے کے لئے منعقد ہو رہا ہے۔ کہ یہ الٹی میٹم براہ راست برطانیہ کو بھیج دیا جائے یا نہ بھیجا جائے۔

یہ رجحانات ایران میں ترقی پذیر ہیں کہ امریکہ کی ہمدردیاں کھو دینے کے اقدامات قابل مواخذہ ہیں۔ کیونکہ ایران کے موجودہ طریقہ کار کی مسٹر ہیری مین نے مخالفت کی ہے۔ اور باور کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کے نام ڈاکٹر ہیری مین کے خط میں امریکی دفتر خارجہ کے نقطۂ نظر کی وضاحت بھی کی گئی ہے

لیکن ایرانی نیشنلسٹ اور مذہبی اخبارات نے امریکہ کے خلاف شدید نکتہ چینی کرنے کا رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ (اسٹار)

چوہدری نذیر احمد کل لندن پہنچیں گے

لندن ۲۲ ستمبر۔ خام مال کانفرنس میں پاکستانی اور بھارتی نمائندوں کے استقبال کے انتظامات کو آخری وقت پر ملتوی کرنا پڑا پاکستان کے وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد کو کل لندن پہنچنا تھا۔ لیکن وہ علیل ہو گئے۔ اور کل لندن نہیں پہنچ سکے اس کے علاوہ بھارتی مندوب مسٹر مہتاب کا طیارہ کسی خرابی کے باعث قاہرہ میں رک گیا ہے۔ توقع ہے کہ مسٹر مہتاب آج لندن پہنچیں گے۔ (اسٹار)

بحیرۂ جاپان میں روس اپنی طاقت بڑھا رہا ہے

ٹوکیو۔ ۲۲ ستمبر۔ روس نے جاپانی معاہدہ امن کے متعلق سان فرانسسکو میں جو رویہ اختیار کیا تھا۔ اس کے مطابق روس ان علاقوں میں لگاتار اپنی طاقت بڑھا رہا ہے۔ جو بحیرۂ جاپان کے ساتھ ساتھ واقع ہیں۔ اتحادی محکمہ سراغ رسانی کے افسر فوجی نقل و حرکت کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔ اسلئے ممکن ہے کہ ماسکو کی سرگرمیوں کی مکمل تصویر پیش کی جا سکے۔

جیٹ بمبار اور لڑاکا طیارے پہنچ چکے ہیں اس علاقہ میں بعض اڈے جاپانی جزیروں سے تھوڑے سے فاصلہ پر ہیں۔

جاپان کو اس خیال سے بھی تشویش لاحق ہے کہ روس کے پاس جاپانی جنگی قیدیوں پر مشتمل ایک بہت بڑی فوج موجود ہے۔ بعض ذرائع کا اندازہ ہے کہ اس فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے لیکن اتحادی حلقوں کا اندازہ زیادہ محتاط ہے ایک زیادہ سنگین اطلاع یہ ہے کہ ہوکیڈو میں کمیونسٹوں کے حامی خفیہ طور پر اسلحہ جات کے ذخیرے بنانے میں امداد دے رہے ہیں اس جزیرہ کی قلیل آبادی اور بنجر زمینیں خفیہ ایجنٹوں کے لئے اچھی کمین گاہیں بن سکتی ہیں۔ اور اس کی وسعت کے پیش نظر جاپانی حکام کے لئے ہر دفعہ کی نگرانی رکھنا بھی ناممکن ہے۔ (اسٹار)

پیرس کانفرنس میں عرب مہاجرین کی آواز

عمان ۲۲ ستمبر۔ فلسطین کے عرب مہاجرین نے اقوام متحدہ کی مصالحتی کمشن برائے فلسطین کو ایک یادداشت پیش کی۔ اگر اس پر غور کرنا تسلیم کر لیا گیا۔ تو عرب مہاجرین کی آواز پیرس کانفرنس میں بھی سنائی دے گی۔ مہاجرین کے نمائندوں نے اردن کے مندوب کو ایک چار نکاتی یادداشت دی ہے۔

یادداشت میں کہا گیا ہے کہ عرب مہاجرین کو لگاتار ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دینے سے مشرق وسطیٰ کے امن کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے گا مہاجرین کے نمائندوں نے درخواست کی ہے۔ کہ ان کی یادداشت کے نکات دیگر عرب ممالک کے مندوبین کو بھی دکھا دیئے جائیں۔ تاکہ ان پر ہمارے نظریے کی وضاحت ہو جائے (اسٹار)

شام میں تیل کے ذخیرے میں ماہرین کی دلچسپی

لندن ۲۲ ستمبر۔ برطانیہ کے ماہرین تیل اس اطلاع پر کافی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں کہ شام میں حمص کے مقام پر پڑولیم نکلا ہے۔ لیکن ماہرین اس مسئلہ پر اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ کہ آیا یہاں تیل کے کافی بڑے ذخیرے موجود ہیں یا نہیں گذشتہ کئی سالوں سے غیر ملکی ان علاقوں میں تیل نکالنے کی ناکام کوشش کرتے رہے۔ اور حال ہی میں انہوں نے مزید کوششیں ترک کر دی تھیں۔ (اسٹار)

برطانیہ نے روسی گندم خریدی

لندن ۲۲ ستمبر۔ موسم کی خرابی کے باعث برطانیہ کی فصلوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے برطانیہ نے روس سے دو لاکھ ٹن گندم خریدی ہے۔

علاوہ ازیں تین لاکھ ٹن روسی مکئی ۱۲۵۰۰۰ ٹن جو اور ۷۵ ہزار ٹن جئی خریدنے کے لئے بھی معاہدہ ہو چکا ہے۔ (اسٹار)

لائلپور۔ ۲۱ ستمبر۔ لائلپور میونسپل کمیٹی کو اپنے فرائض منصبی سرانجام دینے کی وجہ سے معطل کر دیا گیا ہے اور گورنر پنجاب نے ایک حکم کے ذریعہ تمام اختیارات ڈپٹی کمشنر لائلپور کو کر دیئے ہیں۔

مصر اور مغربی طاقتوں کے درمیان جدید تعلقات

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ اگرچہ سرکاری حلقوں میں کافی رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ لیکن سیاسی حلقوں میں مصر کے نام بیرونی برطانوی مراسلہ کی ترسیل کی خبر کو نہایت مسرت کے ساتھ سنا گیا اور اسے دونوں ممالک کے درمیان ڈپلومیٹک تبادلہ خیالات قرار دیا گیا ہے

نہیں کہا جا سکتا کہ آیا واقعی برطانوی سفیر متعینہ مصر نے مصری حکومت کو کوئی تجاویز پیش کی ہیں یا نہیں۔ بہرحال برطانوی مراسلہ کی نوعیت کچھ بھی ہو اسے مارلیسن کے امریکہ جانے کے بعد اینگلو مصری تعلقات کی فضا کو خوشگوار بنانے کے لئے ہوا کا ایک اور جھونکا تصور کیا جا سکتا ہے۔

ان مبصرین کا خیال ہے کہ مزید اقدامات سے پہلے اینگلو مصری تعلقات میں اور زیادہ پیچیدگیاں پیدا نہیں ہوں گی۔ حالیہ اشارات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جلد ہی اینگلو مصری تعلقات کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔ لیکن مصری طاقتوں کے ساتھ جدید تعلقات استوار کرنے کے لئے مصری سیاست دانوں کی دور اندیشی کی ضرورت ہے۔ (اسٹار)

نوجوانوں کو ایک نصب العین مقرر کر لینا چاہیئے

کراچی ۲۲ ستمبر۔ ڈاکٹر سلطان شہریار سابق وزیر اعظم انڈونیشیا نے طلبار کو مشورہ دیا۔ کہ وہ اپنے سامنے منزل کا تعین کر لیں۔ اور پھر اس تک پہنچنے کے لئے جدوجہد کریں۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف فارن افیئرز کی دعوت کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ آج دنیا کی المناک اور تاریک فضا امید کی روشنی سے منور ہو سکتی ہے۔ اگر طلبار خاص جذبہ اور جوش و خروش سے عمل پیرا ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا کہ دنیا کے مختلف حصوں کا دورہ کرنے میں انہیں دوسرے ملکوں کے نوجوانوں سے ملاقات کا جو موقع ملا ہے۔ انہیں ازحد افسوس ہے۔ کہ طلبار میں عام مایوسی پائی جاتی ہے۔ اور یہ بات ازحد خطرناک ہے۔

برطانیہ نہر سویز کے علاقے سے اپنی فوجیں ہٹا لیگا۔

سکندریہ ۲۲ ستمبر۔ برطانوی سفیر متعینہ مصر سر ریلف سٹیونسن نے آج مسٹر ہربرٹ مارلیسن وزیر خارجہ برطانیہ کا ذاتی پیغام وزیر اعظم مصر نحاس پاشا کے حوالے کر دیا۔ مسٹر سٹیونسن نے وزیر اعظم مصر سے پینتالیس منٹ تک ملاقات کی۔ اس کے بعد وزیر اعظم مصر نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ جب تک مسٹر مارلیسن کے پیغام کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی مطالعہ نہیں کر لیا جاتا۔ اس پر کسی قسم کا تبصرہ نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم معتبر حلقوں کی رائے ہے۔ کہ مسٹر مارلیسن نے اپنے پیغام میں حکومت برطانیہ کی طرف سے ۱۹۳۶ء کے اینگلو مصری معاہدے کی تنسیخ پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ اور اسکی جگہ باہمی سمجھوتے سے ایک نیا معاہدہ طے کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس میں نہر سویز کے بڑے خطے کے دفاع کے پورے پورے انتظامات موجود ہیں۔ نیز تجاویز میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ برطانیہ ایک خاص معینہ مدت میں نہر سویز کے خطے سے اپنی فوجیں نکالنے پر آمادہ ہے۔ لیکن اہم اڈوں پر فوجی ساز و سامان ضرور رکھے گا۔

میونسپل کمیٹی لائل پور توڑ دی گئی

لائل پور ۲۲ ستمبر۔ لائل پور میونسپل کمیٹی کو اپنے فرائض منصبی سرانجام نہ دینے کی وجہ سے معطل کر دیا گیا ہے۔ اور گورنر پنجاب نے ایک حکم کے ذریعہ تمام اختیارات ڈپٹی کمشنر لائل پور کو منتقل کر دیئے ہیں۔ جب تک نئی میونسپل کمیٹی کا انتخاب عمل میں نہیں آئیگا۔ آپ کام کریں گے۔

ورکنگ جرنلسٹوں کی مالی امداد

لاہور ۲۲ ستمبر۔ مقامی صحافیوں کے اجلاس میں ورکنگ جرنلسٹوں کو مالی امداد بہم پہنچانے کے لئے ایک امدادی ٹرسٹ فنڈ کے قیام کی تجویز پیش کی گئی مسٹر حمید نظامی ایڈیٹر "نوائے پاکستان" نے اس تجویز میں بتایا کہ ہر اخبار نویس اپنی تنخواہ کا ایک حصہ اور اشاعتی ادارے اخبار اس فنڈ میں جمع کریں اور ضرورت کے موقع پر اخبار نویس اس سے مدد لے سکیں گے۔ اس تجویز پر غور کرنے کے لئے مسٹر حمید نظامی کی قیادت میں ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

ہم ایرانی تیل کے بغیر بھی گذارہ کر لیں گے

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر کابینہ مسٹر رچرڈ سٹوکس نے جو ایرانی تیل کے تنازعہ میں برطانوی وفد کی قیادت کر چکے ہیں۔ آج رات یہاں بتایا کہ ایرانی تیل کی کمی کو پورا کرنے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

انہوں نے کہا اگرچہ ایرانی تیل سے ہماری ضروریات آسانی سے پوری ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے بغیر گذارہ ممکن نہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴